بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

بہتیرے سو سو برس جاینگی اک دن دیکھنا ٭ بس ابھی اک نورانی خبر کا تارہ میں ہوں

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت مینیجر

الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے ششماہی پانچ روپیہ

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب!

جلد ۱	۲۰۔ مئی ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۔ ۲۱۔ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ بروز بدھ	نمبر ۴۹

مدینۃ المسیح والمہدی

حضرت امیر المسلمین ایدہ اللہ رب العالمین کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ ۱۷۔ مئی۔ سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات کی ایسی عجیب و غریب تفسیر فرمائی۔ کہ حاضرین پر ایک عالم محویت طاری تھا۔ اور سعید روحیں اللہ تعالیٰ کے حضور شکریہ میں گری جاتی تھیں جس نے ہمیں ایسا امام دیا ٭

۲۔ بیرونجات سے انجمن ترقی اسلام کے متعلق لبیک کی صدائیں آرہی ہیں۔ سیالکوٹ میں ضلع بھر کی انجمنوں کا جلسہ ہوا۔ چھ ہزار کے قریب وعدے سنے گئے ہیں۔ لنگر کا قرضہ ادا کرنے کا جو وعدہ جلسہ دسمبر پر کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی انتظام کیا ہے ٭

۳۔ شیخ غلام احمد صاحب و بابا محمد حسن صاحب ضلع ہوشیارپور و جالندھر وعظ و تبلیغ و چندہ جمع کرنے کے لئے جاتے ہیں وہاں کے احباب مقدور بھر اس میں مدد دیں ٭

۴۔ تمام انجمنوں کا حساب آڈٹ کرنے اور انکو ایک نظم میں لانے اور ساتھ تبلیغ و وعظ کے لئے دو مستعد اشخاص کا تقرر بارگاہ خلافت سے منظور ہوا

خوشی کی بات ہے کہ پیغام صلح اینڈ احمدیہ سٹیم پریس میں چھپکر آیا ہے ٭

تازہ خبریں

بلوہ شاہ آباد کے ۲۹ مسلمان ملزمان میں سے ۷ کو مجرم پاکر عدالت نے چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ عدالت کے نزدیک چونکہ کوئی ہندو مجرم قرار نہیں پا سکا اسلئے سب ہندو ملزمان بری کر دیئے گئے ہیں ٭

ہندوستان میں ایمپائر ڈے کی تقریب کے لئے ۲۴ مئی کی تاریخ ہے۔ گذشتہ سال تمام ایمپائر میں ۳۲ ۶۲۹ سکولوں اور ...... ۹ طلبائے اس تقریب میں حصہ لیا تھا۔ امسال پانچسو سکولوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔

موضع پوٹھی ضلع رہتک کے باشندگان پر دو سال کے لئے تعزیری پولیس کی تقرری کا حکم ہوا۔ ۲۱۵۶ روپے ۳ آنے ۳ پائی کا سالانہ خرچ پڑے گا ٭

کلکتہ یونیورسٹی سے دو کالجوں کا الحاق منظور کیا گیا ہے ایونشا کالج۔ کٹک کیمسٹری اور فزکس بی۔ اے کے لئے ڈھاکہ کالج فلاسفی بی۔ اے کے لئے ٭

ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مشہور مدرس مولوی عبد الکریم کا انتقال ہو گیا ٭

ہانگ کانگ میں گذشتہ ہفتہ کے اندر ۱۲۷۵ اموات وقوع میں آئیں ٭

مختتمہ ہفتہ کے دوران میں پنجاب کے ۸ سو بڑے قصبوں کی حدود میں پیدائش کی تعداد ۸۲۹ شمار کی گئی ہے۔ ۴۴۲ لڑکے اور ۳۸۷ لڑکیاں ہیں۔ ۱۰۱۳۔ اموات درج رجسٹر ہوئیں جن میں ۵۲۸ مرد اور ۴۸۵ عورتیں تھیں ٭

لاہور میں ایک انگریزی روزانہ اخبار مسلمانوں کے فوائد کے لئے جاری کرنے کا اعلان نواب ذوالفقار علی خاں میاں محمد شفیع وغیرہ نامی مسلمان اصحاب کی طرف سے نافذ ہوا ہے ٭

پچھلے دنوں پشاور شہر اور چھاونی میں چند ایک جگہ پر ہاتھ سے لکھے ہوئے باغیانہ اشتہار لگائے گئے۔ پولیس نے ایک خفیہ پولیس کنسٹبل کو گرفتار کیا ہے جس نے ایک نابالغ طالب علم سے یہ اشتہار لکھوا کر مختلف جگہوں پر چسپاں کئے تھے۔ اور پھر خود ہی اشتہار اتار کر اپنے افسروں کے پاس لے گیا ٭

اطالوی ایک بڑے لشکر کے ساتھ طرابلس سے اندرون ملک میں بڑھے۔ اور ان کے عربوں کے درمیان ایک خونریز جنگ ہوئی۔ فتح نے مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ ایک سو پچاس اطالوی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے۔ ذخائر رسد وغیرہ کی صورت میں بہت سا مال غنیمت بھی عربوں

نبوت مسیح موعودؑ

۱۹۔مئی کے پیغام میں ایک بیسر و پا مضمون لکھکر اس زخم پر مرہم لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو باطل کے سر پر الفضل نے اپنے کاری حربے سے لگایا تہا۔ اس میں نواس بن سمعان والی حدیث کو بزبان حضرت مسیح موعود ضعیف بتایا ہے۔ مگر معلوم نہیں اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا۔ کہ آپ عیسیٰ نبی اللہ نہیں تہے۔ اگر اس حدیث کا اصل (عیسیٰ نبی اللہ کا نزول) ہی قابل تسلیم نہیں۔ تو پہر اسکے یہ معنے ہیں۔ کہ آخری زمانے میں کوئی مسیح آنیوالا نہیں۔ دیکھئے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس نے اسی حدیث کا حوالہ دیکر اپنے آپکو نبی اللہ فرمایا ہے دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۸۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ۔ حدیث اور میرے الہام میں جیساکہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵۔ جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اسکو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے۔ کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے۔ نہ حکم۔ اور ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵) ان معنوں کی رو سے مجھے نبوۃ اور رسالت سے انکار نہیں اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بہی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ پہر خلیفۃ المسیح نے اپنے خط مندرجہ بدر ۱۹۱۲ء میں یہ لکھا ہے کہ ابو بکر کو نبی نہیں کہا گیا۔ اور مسیح موعود کو کہا گیا۔ ہ نورالدین ۱۵ جولائی شنبہ۔

پہر دیکھو وہ تقریر جو احمدیہ بلڈنگس لاہور میں فرمائی (۱۶۔ جولائی ۱۹۱۲ء) حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے۔ تو بخاری کی حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے جسمیں آنیوالے کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔ حضرت مولانا نورالدین کو ہمارا معترض مجدد دوران مانتا ہے۔ اب بتایئے کہ وہ اپنے مجدد سے بڑھکر قرآن و حدیث کا عالم ہے اور کیا اس کے علمیں اس سے زیادہ خاتم الانبیاء کی عظمت ہے؟ ۲۔ یہ کہنا کہ سوا آیات قرآنی کے آپکو کہیں نبی سے خطاب نہیں کیا گیا۔ غلط ہے۔ کیا یایہا النبی اطعموا الجائع والمعترا قرآن مجید کی آیت ہے اور کیا اسمیں مسیح موعود کو نبی سے خطاب نہیں کیا گیا۔ اور کیا یہ وحی نہیں جو مسیح موعود پر نازل ہوئی۔ اور کیا حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ پر یہ نہیں کہ بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کیطرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر ابتدائی حالت میں مریم یا علی خطاب سے تو اس سے انکار نبوت لازم نہیں آتا۔ کیونکہ آپکو شمس یا قمر سے بھی خطاب ہے۔ تو کیا آپ حضور کے انسان ہونے سے بہی اس بنا پر انکار کر دینگے۔ اور کیا پیشگوئیوں میں نبی کریم صلعم کو کونسا نام نہیں کہا گیا۔ اور یا ابن رسول اللہ سے ہمارے نزدیک مراد سیدنا محمود ہیں۔ لیکن اگر مراد مسیح موعود سے ہے۔ تو کیا رسول اللہ کا فرزند نبی ہونے کے منافی ہے؟ یہ کہنا کہ اور کسی نبی کو مجدد نہیں کہا گیا۔ غلط ہے حضرت اقدس نے نبی کریم صلعم کو مجدد فرمایا ہے۔ ۳۔ ما نعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ ہمارے اعتقاد کے خلاف نہیں کیونکہ ہم بہی یہ کہتے ہیں کہ پہلے نبوتیں براہ راست ہوتی تہیں۔ اب کوئی نبوۃ بجز اتباع و واسطہ آنحضرت صلعم نہیں ہو سکتی۔ ۴۔ پیغام لکھتا ہے حضرت مسیح موعود اسلئے نبی نہیں کہ کسی نبی نے خدا کو کسی صورت میں نہیں دیکھا۔ یہ بہی بالکل غلط ہے۔ کیا یہ حدیث یاد نہیں۔ رایت ربی فی صورۃ امرد حسن الشباب (مرقاۃ) میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان لڑکے کی صورت میں دیکھا۔ اور پہر اجمیل پڑھئے ۵۔ اپنے لئے ظلی یا بروزی یا غیر مستقل یا غیر حقیقی کا لفظ استعمال کرنیکی وجہ ہم بتا چکے ہیں کہ اس سے مراد آپ کی یہ تہی۔ تا واضح ہو جائے۔ کہ یہ نبوت بواسطہ و فیض آنحضرت صلعم ہے۔ آئینہ کمالات کا جو حوالہ آپنے دیا ہے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہے۔ کہ حقیقی نبی اسے کہتے ہیں کہ وہ ایک دین سے دوسرا دین اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ بنا دے پس علی طریق المجاز سے یہی انتہائی مقصد ہے کہ صاحب شریعت نبی مراد نہیں یہ کہنا کہ پہر ان الفاظ کے لانے سے کیا مطلب تہا اگر دوسرے نبیوں کی نبوت سے فرق نہ تہا۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ اکثر نبیوں کے لئے بعض ایسے الفاظ کہے گئے ہیں جو دوسرے نبی کیلئے نہیں آئے اس سے اس نبی کا نبی نہ ہونا تو ثابت نہیں ہوتا۔ مثلاً خاتم النبیین کا خطاب صرف آنحضرت صلعم سے خاص ہے تو کیا وہ نبی نہ تہے جنکے لئے یہ لفظ نہیں آیا۔ باوجود فرق کے لانفرق بین احد من رسلہ پر ہمارا ایمان ہے۔ ۶۔ حضرۃ اقدس تو لکھتے ہیں۔ کہ نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔ مگر آپ حضرۃ علیؓ امام حسنؓ سید عبدالقادرؒ کو بہی نبی فرماتے ہیں۔ استغفراللہ میں ہی مخصوص اور مستحق نہیں کو غور سے پڑھئے۔ جو حضرۃ صاحب نے فرمایا ہے۔ ایسا دعویٰ نبوۃ کا کفر ہے اسے پہلے ہی پڑھئے۔ لکھا ہے۔ ایسا دعویٰ ہے جسمیں نئی شریعت لائی جاوے ۷۔ معمولی بول چال میں نبی بولنے سے جو منع فرمایا۔ ۱۸۹۹ء کی بات ہے جزوی نبی کے بارہ میں آپ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں۔ اوائل میں میرا یہی عقیدہ تہا۔ کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے (یعنی میں نبی نہیں) اور حضرۃ مسیح پر جزوی فضیلت ہی۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے) ۸۔ پیغام میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے بعض نبیوں پر کسی خاص وجہ سے انکو خاص ایک فضیلت حاصل ہو۔ مگر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود بہیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸) کیا تم ایک مثال بہی اور دیکھتے ہو صوفیاء کی کتابوں سے یا اہل سنت و جماعت کے عقائد سے کہ غیر نبی نبی سے تمام شان میں افضل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پہر انکار کیا ہے ۹۔ ختم نبوت

مندرجہ ذیل ملازموں کی ضرورت ہے!

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد ملازم	مشاہرہ ابتدائی	حد ترقی	کیفیت (درخواست بذریعہ منیجر اخبار الفضل قادیان ہو!)
۱	خدمتگار	۲	فی کس [illegible]	[illegible]	خواندہ۔ محنتی۔ ہوشیار اور احمدی ہو۔
۲	سائیس	۲	فی کس [illegible]	[illegible]	پوربیا اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۳	باورچی	۱	[illegible]	[illegible]	ہوشیار ہو۔ نو عمر ہو تو سکھایا بھی جاسکتا ہے۔ ہر قسم کا کھانا پکاسکتا ہو۔ ہندوستانی اور احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۴	دہوبی	۱	۸ یا ۱۰	[illegible]	کف کالر دیسی۔ انگریزی مردانہ زنانہ کپڑے خوب دہو سکتا ہو۔ پوربیا کو ترجیح دیجائیگی۔
۵	درزی	۱	۱۲ یا ۱۵	۱۵ یا ۲۵	حسب لیاقت و کام۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۶	کوچبان	۱	[illegible]	[illegible]	اچھا ہوشیار ہو۔ احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔
۷	بیلدار	۴	فی کس [illegible]	[illegible]	برائے باغ
۸	خادمہ	۱	روٹی کپڑا علاوہ تنخواہ	×	احمدی کو ترجیح دیجائیگی۔ خادمہ محنتی اور ہوشیار ہو بچوں کا رکھنا خوب جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت
۹	خادمہ	۱	روٹی کپڑا دیا جائیگا	×	اگر خادمہ کی لڑکی ہو تو اور بہتر۔ عمر ۹ سے ۱۱ سال تک۔
۱۰	مشعلچی	۱	[illegible]	[illegible]	احمدی کو ترجیح دی جائیگی۔
۱۱	خاکروب مع خاکروبہ	×	[illegible]	[illegible]	عورت مرد دونوں کو کام کرنا ہوگا۔
۱۲	سقہ	۲	فی کس [illegible]	[illegible]	
۱۳	ماما	۱	×	×	کھانا عمدہ پکا سکتی ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو۔
۱۴	مغلانی	۱	×	×	تنخواہ حسب لیاقت تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سینا پرونا خوب جانتی ہو خواندہ ہو تو بہتر ہے۔
۱۵	باغبان	۱	[illegible]	[illegible]	کام۔ انگریزی۔ دیسی درخت گل پہولوں۔ ترکاریوں کا خوب جانتا ہو۔

نوٹ۔ تمام ملازم خوش چلن ہونے چاہئیں۔ پوربیا اور خاکروب خصوصاً شرابی نہ ہوں!

(درخواستیں بذریعہ منیجر الفضل قادیان ہوں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ ط

۱۷ - مئی کے پیغام میں ایک مضمون احمد کے بارے میں ماسٹر صدرالدین صاحب کی طرف سے چھپا ہے۔ افسوس ہے کہ اس میں ایسی باتیں ہماری طرف منسوب کی گئی ہیں جو ہم نے مطلقاً نہیں کہیں پھر جس بات کی تردید کی ہے اس کے قائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ ہیں ؀

پیغام | الفضل نے اس آیت شریفہ سے یہ بات بھی نکالی ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم احمد مجتبیٰ کا نام احمد نہ تھا ؀

الفضل | مہربانی فرما کر الفضل نمبر ۴۵ درس کا صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۶ ملاحظہ فرمائیے۔ وہاں لکھا ہے :۔

"آپ محمد بھی تھے اور احمد بھی × × × × جمالی رنگ میں آپکا نام احمد تھا"

پس یہ کہنا کیونکر صحیح ہے کہ الفضل نے اس آیۃ سے یہ نکالا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر یہ آیۃ صادق نہیں آتی۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ (۱) ماں باپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہیں رکھا (۲) عبادات اور دعاؤں میں بھی محمد ہی آیا (۳) آپکے چچا۔ صحابہ عربوں میں سے کسی نے احمد نہیں پکارا (۴) آپ نے یوم وصال تک خطوط میں محمد ہی لکھا (۵) آپنے کبھی کسی کو ہدایت نہیں کی کہ مجھے احمد کہو۔ یہ پانچ دلیلیں ہیں کیا کسی کی طاقت ہے کہ ان کو رد کر سکے۔ کیا ماسٹر صدرالدین صاحب نے ان کو چھوا تک بھی ہے ؟

البتہ مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ اس کے دلائل یہ ہیں کہ (۱) احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنا (۲) جماعت کا نام احمدی رکھنا (۳) گاؤں کا نام احمد آباد (۴) خود آپ کا ارشاد کہ میرا نام احمد ہے (۵) دوبارہ آنے کو احمد کہتے ہیں۔ آپ سارا پیغام پڑھ جائیے۔ ان دلائل میں سے بھی کسی کو رد نہیں کیا۔ صرف غلام پر کچھ لکھا ہے حالانکہ اس پر دار و مدار نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی وہ شان جس کے لحاظ سے ہم ان کے پیرو ہیں۔ اسوقت ظاہر ہوتی ہے جب وہ ہم سے بیعت لیں اس وقت اپنا نام احمد ہی فرماتے تھے۔ تمام بیعت کرنیوالے اس پر گواہ ہیں۔ غلام کے معنے شاب و فرزند کے ہیں۔ (فبشرنٰہ بغلٰم علیم) یعنے محمدی گھرانے کا وہ فرزند جو آخر زمانے میں احمد کے نام سے پیدا ہونیوالا ہے۔ اور یہ اعتراض بھی غلط ہے کہ غلام خاندانی لفظ نہیں کیونکہ غلام قادر سے غلام اتاریں تو قادر خدا کا نام رہ جاتا ہے۔ خدا کا نام تو القادر ہے۔ انسان پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے جیسے کہتے ہیں میں قادر ہوں کہ یہ بات کروں پھر اسی دلیل پر انحصار نہیں ؀

پیغام | یہ معنے "حضرت سیدنا مولوی نورالدین صاحب اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ہیں ؀

الفضل | ناظرین کرام مہربانی فرما کر ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ ضرور پڑھیں وہاں یہ عبارت ہے یا نہیں ؟ جو ۱۶ - مئی کے الفضل میں نقل ہو چکی ہے۔

اور اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے × × × × × × × × احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے۔ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقۃ عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا ؀

فرمائیے کہ احمد کا مصداق اپنے آپ کو ٹھہرایا یا نہیں ؟ اور فرمایا ہے یا نہیں کہ آخری زمانے میں مجرد احمد برطبق پیشگوئی (و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) میں ہوں۔ مجرد پر بھی غور کر لیجئے ؀

اب حضرت خلیفۃ المسیح کا مذہب بھی سن لیجئے جو مندرجہ ذیل شہادت سے ظاہر ہے یہ شہادت آپکے اکثر احباب و خاص شاگردوں کی ہے جو اکثر حضور میں بیٹھتے اور جنہوں نے بخاری و قرآن شریف کو سبقاً پڑھا

حلفیہ شہادتیں

(۱) واللہ باللہ تم تاللہ۔ میں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح سے یہ سنا ہے کہ حضرت مسیح نے یہ بشارت حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی دی ہے۔ اور آپکا اصل نام احمد ہے۔ محمد سرور شاہ

(۲) بیشک خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ۔ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مراد لیتے تھے۔ قاضی امیر حسین ؀

(۳) مجھے ایک دن یہ تمام سورہ صف بخصوصیت پڑھائی تھی جس میں احمد والی پیشگوئی کا مصداق حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو قرار دیا تھا اور تمام آیتوں کو جو اس پیشگوئی کے بعد ہیں اسی زمانہ پر چسپان کیا تھا۔ اور میں بحیثیت آپ کا شاگرد ہونے کے یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس آیۃ کا یہی مطلب بیان فرمایا کرتے تھے۔ حافظ روشن علی ؀

(۴) میں نے مختلف موقعوں پر حضرت خلیفۃ المسیح اول سے سنا تھا کہ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد والی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کے متعلق ہے اور کہ آپکا اصل نام احمد ہے۔ غلام لفظ زائد ہے۔ میر محمد اسحٰق -

(۵) میں نے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ کو اسبات پر زور دیتے ہوئے اور قرآن کریم سے اسبات کو ثابت کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۶) میں بھی اسبات پر گواہی دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول اس مذکورہ بالا پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی متعلق بیان فرماتے تھے میرزا برکت علی -

(۷) واقعی یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بارہا سنایا کہ مسیح موعود کا نام احمد قرآن کریم کی پیشینگوئی کے مطابق ہے مولوی غلام نبی۔ غلام محمد (خادم خاص)

(۸) میرا بھی اسی بات پر اتفاق ہے جو مولوی غلام نبی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ عطاء الرحمان ہزاروی

(۹) وہ خدا جو حاضر و ناظر ہے اُسے گواہ رکھ کر یہ بات لکھتا ہوں کہ میرے ان دو کانوں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول سے آیۃ یاتی من بعدی اسمہ احمد کے متعلق سنا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی ہے جو کہ مسیح موعود ہیں۔ اور حضرت موسیٰ نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی ہے جس کا اشارہ انا ارسلنا میں ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول سے بار بار میرے کانوں نے یہ بھی سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا اصلی نام احمد ہے۔ غلام کے معنے ایک جوان کے ہیں اور اس کی دلیل یہ دیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیتے وقت صرف احمد کا لفظ کہتے تھے۔ سید محمود عالم

(۱۰) صوفی غلام احمد بی - اے -

پیغام | انہوں نے (الفضل والوں نے) اپنی تفسیر کی صحت کے یہ دلائل دئے ہیں۔ اوّل یہ کہ اس قسم کی آیات جن میں و من اظلم ممن افترٰی آتا ہے۔ مامورین کے متعلق ہوتی ہیں۔ مخالفین کے حق میں نہیں ہوتیں ؀

الفضل | دیکھئے یہ کس قدر غلط ہے۔ الفضل کے درس قرآن کا صفحہ ۱۰ ملاحظہ ہو وہاں کالم ۲ میں یہ عبارت اس آیت کے نیچے ہے۔

" یہ وعید منکروں کے لئے نہیں بلکہ مدعی کے لئے ہے بلورہ قرآن شریف میں یہ آیت جہاں آئی ہے مدعی کے لئے ہی آئی ہے۔ اور اگر کفار کی نسبت بھی آئی ہے تو پہلے ان کا دعوٰی بیان کیا ہے۔ اور اس جگہ کفار کا انکار بیان کیا گیا ہے کہ جب وہ احمد آیا تو انھوں نے کہدیا کہ یہ تو جھوٹا ہے پس منکر کی نسبت یہ آیت نہیں ہو سکتی "

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے کہیں نہیں فرمایا کہ ومن اظلم ممن افترٰی جیسی آیات ماموریت کے متعلق ہوتی ہیں۔ مخالفین کے حق میں نہیں ہوتیں۔ نہ آپنے یہ فرمایا کہ لفظ **افتراء** صرف ماموریں کے متعلق بیان کیا گیا۔ نہ یہ ارشاد کیا ہے کہ یہ جملہ ومن اظلم سوائے مامورین اللہ کے قرآن کریم نے کسی اور کے متعلق بیان نہیں کیا۔ خود اپنی طرف سے ایک بات تراش کر حضرت اولوالفضل سے منسوب کرنا بڑے افسوس کی بات ہے آپ تو یہ فرماتے ہیں یہ آیت جب آئی مدعی کے لئے آئی ہے خواہ وہ مدعی کفار سے ہو۔ پس جسقدر آیات ماسٹر صدرالدین صاحب نے پیش کی ہیں۔ بلا ضرورت پیش کی ہیں +

پیغام | چونکہ سیدنا محمد رسول اللہ کو تو اسلام کی طرف دعوت دیجا سکتی نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت اسلام موجود نہ تھا اس لئے یہ ثابت کرتی ہے کہ رسول کریم کے متعلق نہیں ہو سکتی اور چونکہ اس زمانہ میں اسلام موجود ہے اور علماء نے حضرت مسیح موعود کو اسلام کی طرف دعوت دی پس اس سے معلوم ہوا کہ ان کا نام احمد ہے۔ آہ! +

الفضل | آپ مطلب کو بگاڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ افسوس! بات صرف اتنی ہے کہ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللہ الکذب حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ فرمایا کہ آیت اس مقام پر نبی کریم صلعم کے متعلق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسکے ساتھ وھو یدعی الی الاسلام آیا ہے اور مدعو الی الاسلام نبی کریم نہیں ہو سکتے۔ آپ سے پہلے اسلام موجود نہ تھا کہ آپکے منکرین اسکی طرف آپ کو بلاتے۔ البتہ مسیح موعود کے وقت اسلام موجود ہے آپ کو علماء نے کہا کہ اسلام کی طرف آ۔ وہی اسلام جسکو وہ اپنے زعم میں اسلام سمجھتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ اصل اسلام ہے یا نہیں۔ پس یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے +

اب اس حجت کو توڑنا تھا تو ماسٹر صدرالدین صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ ثابت کرتے کہ یہ آیت نبی کریم صلعم کے متعلق ہے۔ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ آپنے بھی تسلیم کر لیا کہ یہ آیت نبی کریم کے بارے میں نہیں لو یہی ہمارا مقصود تھا۔ اگر مخالف کے متعلق ہے تو اول بتاؤ کہ یہ آیت تو ہمیشہ مدعی کے لئے آتی ہے۔ کافروں میں سے کسی نے کیا دعویٰ کیا ہے وہاں تو صرف انکار لکھا ہے۔ دوم واقعات کے خلاف ہے حضرت مسیح موعود ہمیشہ اس آیت کو اپنی طرف منسوب کر کے اس سے اپنی صداقت کا ثبوت دیتے رہے۔ سوم یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مسیح موعود مبشر برسول کی پیشگوئی اس زمانہ میں محمد واپنے لئے بیان فرماتے رہے پس معنے کیونکر صحیح ہونگے اور ربط کیسے قائم رہے گا۔ چہارم اگر تسلیم کر لیا جائے کہ یہ آیت مخالفین کے حق میں ہے تو اس سے اصل مقصد (احمد سے اس زمانہ میں مراد مسیح موعود ہے) پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ سیدھی بات ہے کہ جب **احمد** آیا۔ تو مخالفین نے افتراؤں سے کام لیا اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جسے اسلام کیطرف بلایا جائے اور اللہ ایسے ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔ تجم صفحہ ۱۱ درس قرآن کا ۲۰۔ اپریل کے الفضل سے پڑھ کر دیکھیں کہ اس پیشگوئی کو کس خوبی سے منطبق کیا ہے اور یدعی الی الاسلام کے معنے کس قدر چسپاں ہیں چنانچہ فرماتے ہیں

وھو یدعی الی الاسلام کے زائد کرنے سے اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے تباہ ہو جانا چاہیئے خصوصاً ایسے وقت میں کہ اسکے مخالفین اس کے سامنے صداقت بھی پیش کرتے ہیں کیونکہ صداقت کے موجود ہوتے جو شخص کذب اختیار کرے تو وہ اس شخص سے زیادہ سزا کا مستحق ہے جس کے سامنے صداقت ہو اور وہ گمراہ ہو جائے پس اگر تم لوگ صداقت پیش کرتے ہو اور وہ نہیں مانتا تو اسے بہت جلد تباہ ہو جانا چاہیئے تھا +

ششم آپ لکھتے ہیں کہ مخالفین کے پاس اسلام ہو سکتا ہے حالانکہ انکے پاس تو الاسلام نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ آپ احمد (مسیح موعود) کے مخالفوں کو مسلمان یقین کرتے ہیں +

اخیر میں ہم حضرت اقدس کے چار مصرعے درج کرتے ہیں جس میں آپنے **احمد مختار** ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ‖ من بہ عرفاں نہ کمترم زکسے
آدم نیز احمد مختار ‖ در برم جامۂ ہمہ ابرار

اور ہم نے اس بات سے انکار نہیں کیا کہ اس پیشگوئی کے اولین مصداق حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہیں +

حضرت مسیح موعود و خلیفۃ المسیح کا خاندان ایک رشتے میں

یہ خبر (جو مجھے ایک معتبر ذریعہ سے ملی ہے) حلقۂ احباب میں نہایت مسرت و ابتہاج سے سُنی جائیگی۔ کہ ہمارے مطاع و مخدوم سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود نے حضرت خلیفۃ المسیح مولنا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی امۃ الحی سے خطبۂ (ارادہ نکاح) فرمایا ہے۔ الحمد اس طرح پر ان دو خاندانوں کا اتحاد جسمانی و روحانی طور پر اور بھی زیادہ مستحکم ہو جائے گا۔ یہ نکاح انشاء اللہ بہت برکات کا موجب ہو گا۔ کیونکہ **اول** تو اس سے حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ آرزو پوری ہوگی جو آپ نے صاحبزادہ مبارک احمد (مرحوم) کی شادی کے وقت ظاہر فرمائی تھی۔ **دوم** نورالدین ایسے عظیم الشان انسان کی صاحبزادی کے لئے اس گھرانے سے بہتر و برتر وہی ہو سکتا ہے جسے خدا نے اپنی خدمت کے لئے چن لیا ہو۔ **سوم** حضرت فضل عمر کے لئے اپنے استاذ مکرم کی اولاد کی تربیت و تعلیم کا بہترین طریق یہی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نکاح کے ساتھ ہی رخصت عمل میں آئیگی تا امۃ الحی (جنکی عمر ۱۳ سال سے زیادہ ہے) کی تعلیم و تربیت انکے والد بزرگوار کی خواہش کے مطابق ہو سکے **چہارم** قرآن شریف پر ایمان کا تو سب کو دعویٰ ہے۔ مگر رسم والف کے خلاف اسکی آیات پر عمل کم رہ گیا ہے آیت فانکحوا ماطاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع کو پڑھتے ہیں مگر جب کسی خاندان میں نکاح ثانی کا ذکر آئے تو ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور اپنے انفس میں حرج پاتے ہیں۔ حضرت فضل عمر کا یہ فعل جو والدہ ناصر احمد سلمہ اللہ الاحد کی پوری رضامندی کے ساتھ ہے جماعت احمدیہ کے لئے اسوۂ حسنہ ہو گا۔ **پنجم**۔ ضرورت تھی اس بات کی کہ اس وہم کو کوئی مقتدائے قوم اپنے عمل سے غلط ثابت ... جو اجکل پیش کیا جا رہا ہے کہ اس طرح پر عدل نہیں ہو سکتا۔ اور ون وائف ون ڈیش کا اصل صحیح ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کے اس ارادہ کو پورا فرما کر ہمیں بہت جلد مبارکباد عرض کرنے کا موقعہ دے۔ اللھم آمین +

وی پی آتے ہیں؟

جن خریداران الفضل کا چندہ سالانہ ۱۸۔ جون کو ختم ہوتا ہے انکے نام جون کے پہلے ہفتے میں وی پی ہونگے جو صاحب تمام سال کا چندہ دینے کے لئے تیار نہ ہوں وہ ۳ ماہی یا ششماہی کے لئے لکھ بھیجیں۔ اور بغیر وصول قیمت پیشگی کے کسی کا اخبار تا جاری نہیں ہو سکتا۔ الا ماشاء اللہ۔ جواب نہ آنے کی صورت میں وی پی پورے سال کا ہو گا +

مینجر

رسول اکرم کی بے ادبی | ایک شاعر نے پیغام ۱۹ مئی میں ماسٹر صدرالدین کو "شہنشاہ ملک یقین" لکھا ہے حالانکہ یہ خطاب صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کیلئے سزاوار ہے۔ بھلا ان کے بیرونز کے اور کون ہے جو بغیر صاحب وحی و الہام ہونے کے ملک یقین کا شہنشاہ کہلائے۔ شہنشاہ تو نبی کریم اللہ کے بغیر کسی کو کہنا پسند نہیں فرماتے +

المنیر کا ایڈیٹر | سڑک پر کچھ مسافر جا رہے تھے۔ کسی گاؤں میں لڑائی کی آواز سنکر ایک رفیق ان مسافروں کا۔ دوڑا اور تھوڑی دیر بعد زخموں سے نڈھال واپس آیا۔ ہمراہیوں نے پوچھا کہ وہاں کیا تھا کہنے لگا خدا جانے کیا تھا مگر لاٹھی خوب چلی ہے لطف آگیا یہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل
۲۰ - مئی - سنہ ۱۹۱۴ء

تعدد ازواج

منطقیوں نے لکھا ہے۔ کہ انسان حیوان ناطق ہے مگر میں کہونگا۔ کہ انسان سوشل حیوان ہے۔ اس کی طبیعت اس کی سرشت اس کی بناوٹ اس کی فطرت اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔ کہ یہ اکیلا اپنے لئے ہی نہیں بنایا گیا بلکہ اس کے روزمرہ کے امور اور اشغال میں اس کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کا شریک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ انسان جب پہلے پہل اس جہان فانی میں جلوہ نما ہوتا ہے۔ تو آتے ہی اللہ تعالیٰ نے بتقاضائے رحمانیت اس کے لئے بہت سے سامان اور اسباب مہیا کئے ہوتے ہیں۔ غرضکہ انسان انسان نہیں ہو سکتا۔ جبتک انسانی سوسائٹی میں تربیت و پرورش نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالاً کثیراً و نساءً۔ اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور اُس کی جنس سے اُس کے خاوند کو پیدا کیا۔ اور پھر ان دو سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کردیں۔ اور دنیا میں پھیلا دیں۔ اس آیۃ کریمہ سے صاف مترشح ہو رہا ہے۔ کہ جب انسان ایک سے دو بن جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے خاص فضل انپر ہوتے ہیں جو کہ حالت تجرد میں انپر نہیں ہو سکتے تھے۔ انکے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں زیادتی اور کثرت ہو جاتی ہے وہی ایک انسان حالت تجرد میں اکیلا تھا۔ مگر جب نکاح کی سلک میں منسلک ہو گیا۔ تو اس کو ایک غمگسار محرم راز ملگیا۔ انسان کی فطرت برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ ہمیشہ اس پر تنہائی کی طرح چلتی رہیں۔ اس پر بعض وقت ایسے بھی آجاتے ہیں۔ کہ وہ دوسرا ابنا و جنس سے استیناس کیطرف رغبت کرتا اور اسکی پکڑتا ہے۔ اسلام نے حالت تجرد کی بہت ہی مذمت کی ہے۔ اور بانی اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ کہ لا رھبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام میں تجرد جائز نہیں ہے۔ اور فرمایا۔ النکاح من سنتی من رغب عن سنتی فلیس منی۔ نکاح کرنا میری سنت ہے جو میری سنت سے روگردانی کریگا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ؏

نکاح کی اصل غرض تقویٰ الٰہی ہے۔ انسان کی پیدائش کی علت غائی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اور عبادت الٰہیہ کا بڑا ذریعہ تقویٰ ہے۔ اور حصول تقویٰ کے کئی اسباب اور ذرائع ہیں۔ انہیں سے ایک ذریعہ نکاح ہے۔ اسی لئے رسول کریم ؐ نے فرمایا۔ النکاح نصف الدین کہ نکاح نصف دین ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ نکاح بھی انسان کے لئے ایک بڑا امتحان ہے۔ عند الامتحان یکرم المرء او یہان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم یہ مال اور یہ اولاد تمہارے لئے بطور امتحان کے ہیں۔ اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ تو تمہارے لئے اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے ؏

اسلام نے فطرت صحیحہ پر ظلم نہیں کیا

اسلام کی سچائی اور صداقت کی یہ ایک بڑی زبردست دلیل اور برہان ہے۔ کہ اسلام نے کبھی بھی کسی فطرت صحیحہ پر ظلم نہیں کیا۔ بلکہ ہر ایک فطرتی جذبہ کی تربیت فرمائی ہے۔ اور اسے دبایا نہیں۔ مذاہب کا بازار گرم ہے۔ بعض مذاہب فطرت کش ہیں اُن کی ہر بات فطرت کے مارنے کیلئے مقرر کیگئی ہے وہ ہر انسانی جذبہ کو خواہ وہ بجا ہو یا بیجا ہو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بدھ مت کا اسی طرف میلان رہا ہے۔ کہ انسانی جذبات کو مارا جائے۔ اور اس کو وہ مسئلہ نروان سے تعبیر کرتے ہیں۔ جو مذاہب ان فطرتوں کو دباتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی سرشت میں ودیعت فرمادی ہیں۔ وہ کما حقہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھنے پاتے۔ کیونکہ وہ ریت پر مکان بنا کر کیسے کامیاب اور کامگار ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کا مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ دیرپا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں۔ فاقم وجہک للدین حنیفا۔ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ سیدھے دین کی طرف اپنی توجہ کو مبذول کرے۔ اللہ کی پیدائش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں۔ یہی مضبوط دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہو

انسانی قویٰ میں بڑا اختلاف ہے

اگر انسانوں کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو صاف عیاں ہو جائیگا۔ کہ انسان انسان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہر ایک انسان اپنی جبلت کے مطابق خاص حد کے اندر محدود اور مقید ہے۔ اس کی یہ حدبندی صاف بتلا رہی ہے۔ کہ اس کا کوئی محدد ہے۔ بعض انسان کمزور ہوتے ہیں۔ اور بعض بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو کہ خالق فطرت ہے۔ اُس نے ہر ایک فطرت کی تربیت کرنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مذہب میں جو واقعی اللہ کے نزدیک صحیح مذہب ہے۔ جس کا نام اسلام ہے۔ یہ مقرر فرما دیا ہے کہ انسان تقویٰ کو مدنظر رکھ کر نکاح کرے۔ جس کی طاقت اور اسباب اور وسعت صرف ایک نکاح کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ صرف ایک نکاح کرے۔ اور جو کہ زیادہ وسعت اور طاقت رکھتا ہے۔ وہ زیادہ نکاح کر سکتا ہے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ عورتوں میں سے جو تم کو پسند ہوں اپنے نکاح میں لے سکتے ہو۔ دو دو تین تین اور چار چار اگر تم کو خوف ہو۔ کہ تم عدل نہیں کر سکو گے۔ تو ایک ہی بس ہے۔ کیا ہی عظیم الشان ثبوت ہے۔ کہ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ کہ انسانوں کی فطرتیں کس کس قسم کی ہیں اب وہ مذاہب جنہوں نے ایک ہی بیوی پر قید لگا دی ہے اور دوسرے نکاح سے بالکل ممانعت فرمادی ہے۔ اور اس کو حرام ٹھہرا دیا ہے۔ انہوں نے انسانی فطرت پر بڑا بھاری ظلم کیا ہے انہوں نے بہتوں کو گناہ میں آلودہ کیا ہے۔ اگر دوسری بیوی کی اجازت دیدیتے تو امید قوی تھی۔ کہ بہت سے لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جاتے۔ اگر جذبات کو ان کے صحیح طریق سے بند کردیا جائے تو وہ غلط راہیں نکال لیتے ہیں۔ پس اسلام کی صداقت کیلئے یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ کہ اس نے انسانی قویٰ کو بالکل کالعدم اور معطل نہیں کیا۔ مسلمانوں کیلئے کیا ہی خوشی اور شکر کا موقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مذہب اسلام کو اس بیجا تحکم سے پاک رکھا ہے۔ اس مذہب کے اصول ایسے مستحکم ہیں۔ کہ کوئی انپر حملہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی مسلمان کسی اہل مذہب کے سامنے شرمندہ ہو سکتا ہے ؏

رسول کریم ؐ فرماتے ہیں کہ دنیا کی اشیاء میں سے تین چیزیں مجھے پسند ہیں نماز۔ طیب (خوشبو) اور عورتیں۔ ہمرٹن اپنی کتاب انٹلیکچول لائف میں لکھتا ہے۔ کہ افراد کمّل کو عورتوں کیساتھ تعلق شدید ہوتا ہے۔ انسانی تہذیب بغیر عورت کے بالکل ادھوری رہجاتی ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تمہارے لئے محمد رسول اللہ میں بڑا کامل نمونہ ہے۔ آپکی نو بیویاں تھیں۔ اکثر انبیاء کرام مسئلہ تعدد ازدواج پر عامل ہوئے ہیں۔ مذہب اسلام عالمگیر مذہب ہے صرف ایک مخصوص قوم کیلئے نہیں ہے پس اسلام نے انسانی قویٰ کو مدنظر رکھکر

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا ضروری ہے!

اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل عبث نہیں ہوتا۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمتہ۔ اللہ تعالیٰ تو حکیم ہی نہیں۔ بلکہ احکم الحاکمین ہے۔ افحسبتم انما خلقنا کم عبثاً و انکم الینا لا ترجعون۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ ہم نے تمکو عبث پیدا کیا۔ اور تم ہماری طرف رجوع نہیں کرو گے۔ بلکہ ہم نے تمہاری پیدائش میں ایک غرض رکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تم اپنے مالک خالق کو پہچانو اور اُس کی فرمانبرداری میں لگ جاؤ۔ اور کوئی کام اُس کی فرمانبرداری سے باہر نہ کرو۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور ان کو جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم آلام و تکالیف سے بچ جاؤ ٭

اسی علت غائی کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام صلے اللہ علیہم وسلم دنیا میں مبعوث فرمائے۔ اور دنیا کی اقوام کے آگے خدا نما انسان پیش کئے۔ تاکہ وہ ان کو اُس وراء الوراء ہستی کا زندہ ثبوت دیں۔ تاکہ اُس کے بعد شک و شبہ کی کوئی گنجائش بالکل نہ رہے۔ ان کے ذریعہ سے ہزاروں اندھے بینا ہو جاتے ہیں۔ اور سینکڑوں مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے قدوم میمنت لزوم سے ظلمات کی بجائے نور جگہ لے لیتا ہے۔ اور دنیا سے ظلمت کی حکومت کافور ہو جاتی ہے۔ اور نور کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان نفوس قدسیہ کا انکار اور کفران حد درجے کی بے ایمانی ہے۔ کیا یہی وجود پاک جو کہ دنیا میں نور کو پھیلاتے ہیں۔ اس قابل ہیں۔ کہ ان کو نہ مانا جائے۔ اور ان کے ماننے کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت تامہ میں ترقی کر سکے۔ ان پاک وجودوں کے سوا اللہ تعالیٰ کے ہونے پر حق الیقین نہیں ہو سکتا۔ اگر ہستی باری تعالیٰ معلوم کرنے کے لئے عقل کافی ہو سکتی تھی۔ تو چاہیئے تھا کہ تمام دنیا کے تمام فلاسفر اور حکماء معرفت الہیہ کے منار علیا طے کئے ہوئے ہوتے۔ کیا ان ماموران الٰہی کا مخلوقات الہیہ پر کچھ کم احسان ہے۔ واقعی جو انکا انکار کرتا ہے اسکا خدا پر بھی ایمان نہیں۔ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یہی تو وجہ ہے۔ کہ مرسلین کے منکرین کو اولئک ھم الکافرون حقاً فرمایا گیا ہے

قرآن اور احادیث صحیحہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ اور علماء محققین اسلام کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ مستقل اور اصلی نبی صرف ایک ہے۔ اور وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور انپر تمام کی نبوت ختم ہو جاتی ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوۃ آپکی اعطاء ہے۔ اور کسی نبی کی نبوت ہو سکتی ہی نہیں۔ جبتک اس پر آنحضرتؐ کی مہر نہ ہو۔ یہی اذا اخذ اللہ میثاق النبیین سے ثابت ہے۔ اور آپکا قول بھی اسی کی طرف مشیر ہے۔ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی۔ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے۔ تو ان دونوں کو میری پیروی کرنی پڑتی۔ اور آپکا فرمانا کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطین بھی اسی بات کو مستحکم کرتا ہے بہر حال تمام انبیاء آنحضرتؐ کے طفیل نبی ہیں۔ اس عظیم الشان نبی نے جو اصلی معنوں میں نبی ہیں فرمایا تھا۔ کہ جب مسیح موعود دنیا میں تشریف لاوے۔ تو اُسکو میرا سلام کہنا۔ جسکا بالفاظ دیگر صاف یہ مفہوم ہے کہ اس سے لڑائی نکرنا۔ اسکی مخالفت نہ کرنا۔ اس سے الگ نہ رہنا بلکہ اس کے ساتھ مل جانا۔ اور اپنا ہی سلام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلعم کی طرف سے اسکو سلام کہنا۔ افسوس اسی کی نسبت اب یہ کہا جا رہا ہے کہ مسیح موعود کو ماننا جزو ایمان نہیں ہے۔ ہم بالکل اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ یہ کیوں کہا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسکا انکار خود آنحضرتؐ کا انکار ہے۔ اسکا انکار تمام انبیاء کرام کا انکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو احمدؐ۔ محمدؐ۔ موسیٰ ع۔ عیسیٰ ع۔ نوح ع۔ ابراہیم ع وغیرہ انبیاء کے ناموں سے پکارا ہے۔ آخر خدا کا ان اسماء مبارکہ کے ساتھ پکارنا کچھ معنے رکھتا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے۔ کہ اگر اس کا ماننا جزو ایمان نہیں تو پھر دوسرے انبیا کا ماننا کیسے جزو ایمان ہو گیا کیونکہ تمام انبیاء و مرسلین خادم دین الٰہی ہوتے ہیں۔ نہ کہ خود دین الٰہی۔ پھر کیا ہی مضحکہ خیز اور خام دلائل دئے جاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا اس لئے جزو ایمان نہیں ہے۔ کہ آپکے آنے سے پیشتر آپکے ماننے کے بغیر ایمان کامل ہو جاتا تھا۔ اگر مسیح موعودؑ کا ماننا جزو ایمان ہوتا۔ تو آپ سے پہلے لوگ کیسے مومن ہو سکتے تھے ایسی ہی بودی بات ہے۔ جیسا کہ کوئی صبائی کہے کہ محمد رسول اللہؐ کا ماننا جزو ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ آپکے پہلے آپ پر ایمان لانے کے بغیر لوگ مومن ہو سکتے تھے۔ اس لئے آپ پر ایمان لانا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ایسا ہی ایک یہودی کہسکتا ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ ع کے پہلے بھی مومن ہوتے تھے۔ اور ان کیلئے حضرت عیسیٰ ع کا ماننا جزو ایمان نہ تھا۔ اسلئے اب بھی وہ جزو ایمان نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ رسول کریمؐ نے خود فرمایا۔ کہ جب مسیح موعودؑ آوے۔ تو ہر ایک مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ میری طرف سے اسکو سلامتی کا پیغام پہنچا دے۔ پس ان لوگوں کے لئے جو حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے گذر گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا بیشک جزو ایمان نہ تھا۔ جیسا کہ رسول کریمؐ کی آمد مبارک سے پہلے آپکا ماننا جزو ایمان نہ تھا۔ افسوس حق کی مخالفت میں افہام اور عقول پر بھی مہریں لگ گئیں۔ کوئی ایسا اعتراض کرو۔ جو پہلے کسی نبی پر نہ پڑتا ہو بات یہ ہے۔ کہ الحق یعلوا ولا یعلیٰ الحق ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے اور کبھی بھی مغلوب نہیں ہوتا۔ مسیح موعودؑ کو صرف مجددوں سے مشابہت دیکر عدم ایمان کا استدلال کرنا کمال درجے کی جہالت ہے۔ کیونکہ مسیح موعودؑ کیلئے تو رسول کریمؐ نے سلام کہنے کی تاکید فرمائی کیا کسی اور مجدد کیلئے بھی یہ فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود کیلئے مسلم میں ہے کہ وہ نبی اللہ ہے کیا کسی اور مجدد کیلئے بھی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہٗ علی الدین کلہ آیا ہے۔ ہاں حضرۃ مسیح موعود کیلئے قرآن شریف میں آیتہ وارد ہوتی ہے۔ اور پھر یہی آیت حضرت مسیح موعودؑ پر بھی نازل ہوئی۔ کیا کسی اور مجدد کیلئے خدا کے تمام نبی اور راستباز پیشگوئی فرماتے آئے ہیں۔ کیا کسی اور مجدد کو دجال کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ کیا وہ خصوصیات جو چودھویں صدی کے مجدد اور مسیح موعودؑ کو حاصل ہیں۔ کسی اور مجدد کو ملی ہیں۔ کلا و حاشا۔

تو پھر دیگر مجددین پر حضرت مسیح موعود ع کا قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو مجدد نہیں لکھا؟ تو پھر کیا ان کا ماننا بھی جزو ایمان ہو گا یا نہیں؟

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا ضروری نہ قرار دیا جاوے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ عبث کام کیا۔ اگر زمانہ میں اُسکی ضرورت نہیں تھی۔ تو اُس کی بعثت سے کیا فائدہ رسول کریمؐ تو فرما دیں۔ کہ اس زمانہ میں ایمان ثریا پر چلا جاویگا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ اُسکو واپس زمین میں پھر لا دیں گے اور جو اُسکو مانیں گے وہی مسلمان ہونگے۔ جیسا کہ حضرت صاحب کے الہام "مسلماں را مسلماں باز کردند" سے ثابت ہے۔ جنمیں ایمان تھا۔ انھوں نے آپ کو مان لیا۔ اور جن میں نہ تھا۔ انھوں نے نہ مانا۔ کیونکہ ایمان ثریا پر چلا گیا تھا۔ اور اس کے لانیوالے مسیح موعود اور آپکے خلفاء ہیں۔ جیسا کہ رجال کے الفاظ صراحت سے یہ بتلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامات میں یہ بتاوے کہ جو تجھے نہیں مانینگے وہ کافر ہیں اور قرآن مجید آپ کے نہ ماننے والوں کو اولئک ھم الکافرون کہے اور حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب الہدیٰ میں فرماویں۔ کہ تمام لوگوں میں سب سے بڑھ کر دو آدمی زیادہ شقی ہیں۔ ایک وہ جو خاتم الانبیاء سے انکار کرتا ہے۔ اور ایک وہ جو خاتم الخلفاء کو نہیں مانتا ٭

پس قرآن کریم حدیث نبوی اور تواتر اسلامی اور ملفوظات مسیح موعودؑ سب کے سب یکزبان ہو کر باواز بلند کہہ رہے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ماننا ضروری ہے پس کس کا دل و گردہ ہے۔ کہ ان کا مقابلہ کر کے کہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ماننا جزو ایمان نہیں ہے۔

واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۱۵ مئی کو دیا

ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق و انتم تعلمون ہ واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین۔ اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملٰقوا ربہم و انہم الیہ راجعون ع

حق اور باطل کا ملانا سخت خطرناک اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ جن چیزوں میں آسانی سے امتیاز ہو سکتا ہے۔ اور وہ علیحدہ ہو سکتی ہیں۔ اُن میں تو ہر ایک انسان فیصلہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر ایک ناواقف انسان کے سامنے بُری اور بھلی چیز ملا کر رکھ دی جائے۔ تو اس کو انہیں امتیاز کرنا مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی آدمی کے سامنے زہر اور تریاق ملا کر رکھ دیا جائے۔ تو وہ زہر اور تریاق میں ہرگز فرق نہیں کر سکیگا۔ لیکن یوں اگر کہیں۔ کہ یہ زہر کا پیالہ ہے۔ اور وہ شہد کا۔ ان دونوں میں سے جس کو چاہو۔ قبول کر لو۔ تو بہت لوگ بلکہ سارے ہی لوگ سوائے ان کمبختوں کے جو کہ خودکشی کرنا چاہتے ہوں۔ شہد کے پیالے کو ہی لیں گے۔ اور اگر شہد میں زہر کو ملا کر پیالہ بھر دیا جائے اور پھر کہا جائے۔ کہ یہ شہد کا پیالہ ہے۔ تو سارے پی لیں گے۔ اسیطرح اگر حق اور باطل کو الگ الگ کر کے بتایا جائے۔ تو لوگ جلد سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن شیطان اپنی کارروائی کرتا رہتا ہے۔ اور حق کو باطل میں ملا کر لوگوں کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم ایسا مت کیا کرو۔ یعنی حق اور باطل کو مت ملاؤ۔ حق کو حق ہی سمجھو۔ اور باطل کو باطل۔ کیونکہ اسطرح لوگ دھوکے میں آجاتے ہیں۔ پھر حق کو چھپاؤ بھی نہ۔ اگر چھپاؤ گے۔ تو لوگوں کو فائدہ کسطرح ہو گا مجھے تعجب ہے۔ کہ اگر کوئی دولتمند ہو۔ تو اچھا لباس پہن کر یا امیرانہ ٹھاٹھ سے وہ اپنی دولت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اگر کوئی عالم۔ تو علمیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس طرح جو بھی کسی کے پاس اچھی چیز ہو۔ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک مثل مشہور ہے کہ کسی عورت نے ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو لوگوں کے دکھانے کیلئے اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ جب عورتیں اُس کے پاس افسوس کے لیئے آئیں تو کہنے لگی کہ سب کچھ جل گیا ہے۔ اور کچھ باقی نہیں بچا۔ لیکن یہ انگوٹھی رہگئی ہے۔ ایک عورت نے اُس کو کہا۔ کہ تو نے یہ انگوٹھی کب بنائی ہے۔ تو اس نے کہا۔ اگر یہی بات تو پہلے پوچھتی۔ تو میرا گھر کیوں جلتا اگرچہ یہ بات تو ایک لطیفہ ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ ذرا کسی کے پاس علم ہو۔ دولت ہو۔ وجاہت ہو۔ وہ اس کو پھیلانے کی بڑی کوشش کرتا ہے۔ لیکن لوگوں کے پاس دین کی بڑی بڑی خوبیاں ہوتی ہیں۔ ان کے اظہار کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اگر کسی مسلمان کے پاس ایک ایسا ہیرا ہو۔ جو کسی کے پاس نہ ہو۔ تو وہ ضرور فخر کے طور پر لوگوں کو دکھاتا پھریگا۔ کہ میرے پاس اسقدر قیمتی ہیرا ہے۔ جو کہ کسی اور کے پاس نہیں۔ لیکن وہ خدا کے دئے ہوئے قیمتی ہیرے لوگوں کو نہیں دکھاتا قرآن شریف کے سوا قیمتی ہیرے کہاں محفوظ ہیں۔ اور اسلام کے بغیر کہاں ہیں؟ مگر چونکہ مسلمان ان کو پیش نہیں کرتے اسلئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو یقین نہیں ہے۔ کہ یہ ہیرے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ ان کو ہیرے سمجھیں۔ تو کیوں نہ کسی کے آگے پیش کریں۔ اب مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ کہ اسلام کو چھپاتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم جان بوجھ کر حق کو مت چھپاؤ۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین ع پھر فرماتا ہے کہ نماز کو قائم کرو۔ اور زکوٰۃ دو اور وہ لوگ جو اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ اُن کے ساتھ مل کر کام کرو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین حکم بیان فرمائے ہیں (۱) نماز قائم کرو۔ (۲) زکوٰۃ دو۔ (۳) رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرو۔ اس تیسرے حکم پر یہ اعتراض پڑتا ہے۔ کہ اقیموا الصلوٰۃ میں رکوع بھی شامل ہے۔ کیونکہ جو آدمی نماز پڑھیگا۔ وہ رکوع بھی ضرور کریگا۔ تو جب رکوع اقیموا الصلوٰۃ میں شامل ہے تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ارکعوا مع الراکعین الگ فرمایا ہے بعضوں کا خیال ہے۔ کہ یہود اس کے مخاطب ہیں لیکن میرے نزدیک اس میں ایک حکمت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ رکوع کے معنے جھکنے کے میلان کرنے کے اور مائل ہو جانے کے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے جو لطیف بات بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ شریعت کے معین شدہ احکام جو فرائض میں داخل ہیں۔ اسلئے تو وہ اسی طرح بجالائے جاتے ہیں جسطرح کہ ان کا حکم ہے۔ مثلاً ظہر کی نماز کی چار رکعتیں ہیں۔ ہندوستان۔ شام۔ چین۔ مصر۔ عرب اور افریقہ غرضکہ ہر ایک جگہ کے مسلمان چار ہی رکعتیں پڑھیں گے۔ کیونکہ اس کی شریعت نے حدبندی کردی ہے۔ اسی طرح جن احکام کو شریعت نے فرائض ٹھہرا دیا ان کو ہر ایک مسلمان خواہ کسی ملک میں رہنے والا ہو۔ یا کوئی زبان بولنے والا ہو۔ یکساں طور پر ادا کریگا۔ ایسے سب احکام جو عبادت کیلئے ہیں۔ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ میں آجاتے ہیں، کیونکہ ہر ایک عبادت جسمانی ہوگی۔ یا مالی۔ اس لیئے عبادت کے سب فرائض ان دو حکموں کے اندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو تو اسی طرح پورا کرو۔ جسطرح تم کو حکم دیا گیا ہے۔ اور باقی نیکیاں جنمیں تمکو اختیار دیا گیا ہے۔ ان کے کرنے کا یہ طریق ہے کہ ارکعوا مع الراکعین جماعت سے مل کر کرو۔ اور علیحدہ علیحدہ ہمارے حضور میں نہ آؤ۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہو جاتا ہے۔ وہ ہم سے نہیں ہے۔ اب لوگ کہتے ہیں۔ کہ جبکہ ہمارے پاس سچی تعلیم موجود ہے۔ تو پھر جماعت کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر نیک بات بھی کرنی ہو۔ تو بھی جماعت کے ساتھ ملکر کرو صحابہ کرام نے اپنے عمل سے اس کی تفسیر کردی ہے۔ حضرت ابن عمر رضؓ بہت محتاط آدمی تھے۔ جب پہلی بغاوت ہوئی۔ تو انہوں نے حضرت عثمان رضؓ سے پوچھا۔ کہ لوگ تو ہاتے ہیں انہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے حضرت عثمان رضؓ نے جواب دیا۔ کہ جماعت کو لو۔ اور جماعت کے ساتھ رہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر جماعت آپ کے خلاف ہو۔ تب میں کیا کروں۔ فرمایا۔ کہ پھر بھی جماعت کے ساتھ رہو۔ انہوں نے پھر کہا۔ کہ لوگ آپ کو قتل کر دیں؟ تو پھر۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پھر بھی جو جماعت ہو۔ اس کے ساتھ ملجاؤ۔ علیحدگی ہرگز اختیار نہ کرو۔

اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتٰب افلا تعقلون خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے یہود! تم لوگوں کو تو بھلائی کا حکم کرتے ہو۔ اور ان کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہو۔ لیکن اپنے آپ کو بھول گئے ہو۔ آجکل بھی لوگ اتفاق۔ اتحاد کا وعظ کرتے ہیں اور کہ شریعت کے احکام کو نہ توڑو۔ اور ان کو ترک نہ کرو۔ لیکن خود سب کچھ کرتے ہیں۔ اور بُرے کاموں کو نہیں چھوڑتے۔ ایسے آدمی کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر ہم ایسا کریں۔ تو رشتہ دار ماں۔ باپ۔ بھائی وغیرہ مخالفت کرتے ہیں اسلئے اُن کے لیئے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ یعنی زکوٰۃ اور صلوٰۃ سے مدد مانگو۔ اور دعائیں مانگو۔ پھر یہ کام مشکل تو ہے مگر خدا کے حضور متوجہ ہونے والے لوگ کسی مشکل کی پرواہ نہیں کرتے اور حق بات کی مخالفت سے نہیں ڈرتے۔ بے دین لوگوں کے لیئے پانچ وقت کی نماز پڑھنی بھی بہت مشکل ہوتی ہے۔ دنیاوی کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ یہاں ایک آدمی آیا تھا جب وہ واپس گیا تو کسی نے یہاں کے حالات دریافت کیے۔ وہ کہنے لگا کہ وہاں

تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ دن میں ہزاروں نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ جن لوگوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ہوتا ان کو نماز کی کہاں توفیق مل سکتی ہے۔ نماز کے لئے عزت و مال، وقت کی بھی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً اگر ایک افسر یا حاکم مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جا کر بیٹھے۔ تو اس کا چپڑاسی اس کے پاس بیٹھ سکتا ہے۔ یا اس کے کندھے سے کندھا ملا کر ایک نو مسلم چوڑھا نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنے رب سے ملیں گے۔ ان کے لئے یہ باتیں ذرا بھی مشکل نہیں ہوتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے کام ضائع نہیں ہوں گے۔ بلکہ سب کا پورا پورا اور ٹھیک بدلہ ان کو دیا جائیگا ؏

نصیحت!

خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ!

اور اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہو۔ جو اس کے حضور گر جاتے ہیں۔ وہ کبھی ضائع نہیں ہو سکتے۔ وہی نہیں۔ بلکہ حضرت داؤد فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خدا کے بندوں کی اپنی عمر میں سات پشتوں تک کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ ترقی کا گر ہے۔ کہ تم خدا کو کسی وقت نہ بھولو۔ تم اور تمہاری اولاد اور پھر اولاد کی اولاد بھی کبھی ضائع نہ ہوگی۔ تم اللہ کے حضور پسندیدہ ہو جاؤ۔ خدا اپنے ہر ایک بندے سے وفاداری کرتا ہے۔ کیونکہ فرماتا ہے۔ کہ ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم جب تک انسان خود اپنے اندر گند اور پلیدی پیدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انعام و اکرام بند نہیں کرتا۔ جب کبھی تم پر کوئی مصیبت یا ابتلاء آئے۔ اور آتے رہیں گے کیونکہ یہ سلسلہ نہ آج تک بند ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ خلافت خواہ دوسری ہو یا تیسری۔ یا چوتھی یا پانچویں یا چھٹی ہمیشہ یہ ابتلا آتے رہیں گے۔ اگر ابتلاء نہ آئیں۔ تو پھر خدا کی طاقت کس طرح ظاہر ہو۔

ان ابتلاؤں کا علاج صرف یہی ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ کو یاد رکھو۔ اور اُس کے حضور گر کر دعائیں کرو۔ خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیگا۔ جن سے تمہارے سب مصائب دور ہو جائیں گے۔ اس گُر کے یاد رکھنے والے کے لئے۔ نہ آج دُکھ ہے اور نہ آج سے کئی سال بعد ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے۔ خدا اُس کو تباہ کریں ؏

ناظرین الفضل خریدار مہیا کرنے کی طرف توجہ فرماویں ؏

ناظرین الفضل ضرور پڑھیں

۱ - ۱۳ - مئی کے الفضل صفحہ ۱۹ - کالم ۲ - سطر ۷ میں یہ عبارت درج ہے ؏

"اور ہر ایک آپ ہی کے فیضان اور آپ ہی کی شریعت کی برکت سے نبی اور رسول بنے ہیں" ؏

متبادر جو معنے اس سے سمجھے جاتے ہیں۔ وہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۲۸ کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہر ایک صاحب جس کے پاس الفضل کا فائل محفوظ ہو۔ وہ مہربانی فرما کر اس سطر کو سرخ لکیر سے کاٹ دے۔

ہمارا مذہب نبوت مسیح موعود کے متعلق یہ ہے۔ کہ بلحاظ جملہ امورات مختصۂ نبوت آپ میں اور گذشتہ انبیاء میں کوئی فرق نہیں۔ ہاں چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے براہ راست نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اور کامل اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ نبوت کے لئے شرط ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلعم سے پہلے کوئی بھی ایسا نہیں آیا۔ جس کے اتباع کی برکت سے انسان نبی یا رسول بن جائے۔ گر باوجود اس بات کے کہ حضور اس بات میں منفرد ہیں۔ ہمارا لا نفرق بین احد من رسلہ پر ایمان ہے۔ اسی طرح حضرت نبی اللہ مسیح موعود باوجود نبی کامل ہونے کے امتی نبی ہونے میں منفرد ہیں۔ بایں ہمہ ہم لا نفرق بین احد من رسلہ کے مطابق آپ پر ایمان لانا بھی ویسا ہی ضروری جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ جیسا گذشتہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر۔ ہاں ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ مسیح موعود صاحب شریعت نبی نہیں تھے۔ اور جو کچھ آپ نے پایا خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت و کامل پیروی سے پایا ؏

۲ - ۱۴ - مئی کے الفضل کے لیڈنگ آرٹیکل مندرجہ صفحہ ۱۱ بعنوان لا الہ الا اللہ کے مفہوم میں ماموروں پر ایمان ہے ایک فرو گذاشت اصل مضمون کے نقل کرنے میں کاتب سے ہوئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ پہلے تہ نمبروں کی ۱۷ سطروں میں "وہ اسلام کے دشمن ہیں" تک مسیح موعود کے کلام کا اقتباس ہے۔ اس سے آگے یہ فقرہ لکھنے سے رہ گیا ہے۔

"اب اس کے مقابل میں مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کفر و اسلام کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھئے ؏"

"تو معلوم ہوا۔ سے لے کر "داخل ہو جاتا ہے" تک انہی کے رسالہ "ضروری پیغام" ۱۷ - مارچ سے اقتباس ہے۔ اور بلکہ یہ ابتلاء کی بجائے "بلکہ یہ ابتداء ہے" پڑھنا چاہئے۔ سطر ۴۲ کالم ۱) یہ اوپر کی عبارت جو لکھنے سے رہ گئی تھی۔ ضرور لکھ لی جائے ورنہ مطلب خبط ہو جاتا ہے ؏

۳ - صفحہ ۱۵ پر جو نوٹ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی ہتک کے عنوان سے ہے۔ اس میں وہ سطریں جن پر لکیریں کھچی ہیں۔ مضمون نویس کا اپنا کلام ہے۔ کاتب نے ایسے طرز سے لکھا ہے۔ کہ وہ کسی اور کی عبارت معلوم ہوتی ہے "ہم تو انہی کے الفاظ نقل کرتے ہیں" کا تعلق پچھلے فقرے سے ہے۔ اور "کرتے ہیں" کی بجائے "کرتے رہے ہیں"۔ اصل مضمون میں درج ہے اور بھی چند الفاظ غلط لکھے ہیں۔ مگر کہاں تک تصحیح ہو۔ آئندہ انشاء اللہ بہت احتیاط ہوگی ؏

... قادیان ضلع گورداسپور ...